

نئے سال کی برکت
نمبر 3387
ایک خطبہ
شائع ہوا بروز پنجشنبہ، یکم جنوری 1914
ایوان عظیم، نیونگٹن میں
سی۔ ایچ۔ اسپر جن کی طرف سے
بروز پنجشنبہ شام، 3 ستمبر 1868

تمہاری سیرت زر دوستی سے خالی ہو؛ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے، اسی پر قناعت کرو۔ کیونکہ اُس نے فرمایا ہے، ”میں“
”تجھے برگز نہ چھوڑوں گا، اور نہ ترک کروں گا۔“
عبرانیوں 5:13

غور کرو اُس طریقہ پر جس سے رسول، مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے ابھارتے تھے۔ وہ نہ کہتے تھے، ”یہ با وہ کام کرو ورنہ سزا پاؤ گے؛ یہ کرو تاکہ تمہیں اجر ملے۔“ وہ کبھی شریعت کا کوڑا خدا کے فرزند کے کانوں پر نہ مارتے تھے۔ وہ بخوبی جانتے تھے اُس شخص کا فرق جو پست اغراض اور سزا کے خوف سے حرکت کرتا ہے، اور اُس نے پیدا ہونے والے شخص کا، جو اعلیٰ تر محرکات سے متحرک ہوتا ہے؛ یعنی ایسے سببوں سے جو اُس کے دل کو چھوڑتے ہیں، اُس کی نئی فطرت کو جنبش دیتے ہیں، اور اُسے محبت کے باعث اُس کے بھیجنے والے کی مرضی بجا لانے پر مجبور کرتے ہیں۔

پس یہاں خطاب یہ نہیں کہ، ”قناعت کرو ورنہ خدا تم سے جو کچھ ہے چھین لے گا؛“ بلکہ یہ ہے کہ، ”قناعت کرو اور زر دوستی سے کچھ سروکار نہ رکھو، کیونکہ اُس نے فرمایا ہے، ”میں تجھے برگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

یہ وعدہ اُس حکم کے لیے دلیل بنایا گیا ہے۔ اطاعت کو عہد کے برکت سے تقویت بخشی گئی ہے۔ اُس نے کہا ہے، ”میں تجھے برگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اب کیا پھر میں بے قناعت اور زر دوست بنوں گا؟ برگز نہیں! بلکہ اسی سبب سے کہ اُس نے اپنے وعدہ سے میری سلامتی کو بالکل یقینی اور غیر مشروط بنا دیا ہے، یہ یقین دلاتے ہوئے کہ، ”میں تجھے برگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا،“ اسی لیے میں اپنی سیرت میں زر دوستی اور ہر بدی کو دور رکھوں گا، اور اپنے خدا کے حضور قناعت اور شادمانی سے چلنے کی جستجو کروں گا۔

اے بھائیو! دیکھو یہ انجیل کا محرک ہے۔ یہ فضلِ محض کی دلیل ہے۔ یہ ہتھیار کوہ سینا کے اسلحہ خانہ سے نہیں لیا گیا، بلکہ صلیب کے مقام اور محبت کے عہد کے مشورہ گاہ سے اُٹھایا گیا ہے۔

ایک اور بات اس آیت میں قابلِ ذکر ہے، کہ ایک الہامی رسول، جو اپنی طرف سے اصل کلمات استعمال کر سکتا تھا، مگر یہاں (اور دیگر کئی جگہوں پر بھی) پرانے عہد نامہ کو نقل کرتا ہے: ”اُس نے فرمایا ہے، میں تجھے برگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ پس دیکھو کلام مقدس کی عظمت کو! اگر ایک الہامی مرد متن کو بطور اختیار الہی نقل کرتا ہے، تو ہم جو بغیر اُس الہام کے ہیں، بدرجہ اولیٰ اُس کو ایسا ہی جانیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اکثر صحائف کی تلاشی کریں، اور جب ہمیں دلیل کو مضبوط کرنا ہو یا مخالف کو جواب دینا ہو، تو بہتر یہ ہے کہ ہم اپنا ہتھیار اُس عظیم پرانی کتاب سے لیں اور یہ کہیں، ”اُس نے فرمایا ہے۔“

آہ! اس میں قوت اور قدرت جیسی اور کسی شے میں نہیں۔ ہم سوچ سکتے ہیں، مگر اُس سے کیا؟ ہماری رائے کی کیا وقعت؟ عام اختیار اور عام رائے اُس کو سہارا دے سکتے ہیں، مگر اُس سے کیا؟ دنیا اکثر خطا پر رہی ہے سچائی سے زیادہ، اور عوامی رائے ایک متغیر شے ہے۔ لیکن ”اُس نے فرمایا ہے،“ یعنی خدا نے کہا ہے—خدا جو غیر متغیر سچائی اور ابدی وفاداری ہے؛ وہ خدا جس نے آسمان و زمین کو بنایا اور جو بدلتا نہیں، اگرچہ قومیں صبح کی شبنم کی مانند پگھل جائیں؛ وہ خدا جو ہمیشہ زندہ ہے جب پہاڑ، ٹیلے، یہ گول دنیا اور اس پر کی ہر چیز مٹ جائے گی—”اُس نے فرمایا ہے۔“

آہ! کیسی قدرت ہے اس میں کہ، ”اُس نے فرمایا ہے، میں تجھے برگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ پس اُو، ہم کلام مقدس کی زیادہ تلاشی کریں، زیادہ اُس سے تغذیہ لیں، زیادہ اُس کی گہرائیوں میں اتر جائیں؛ اور پھر بعد میں اکثر اُس کے اقتباس کی عادت ڈالیں، تاکہ ہم اُسے سچائی کے دفاع کے لیے دلیل کے طور پر استعمال کریں، خطا کے خلاف ہتھیار بنائیں، اور ہمیں راستے کی طرف پکارنے اور اُس پر چلنے کی ترغیب دیں۔

”اب ہم خود وعدہ کی طرف آتے ہیں،“ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔
—پس میں پہلے تمہاری توجہ دلاؤں گا

۱

- اس وعدہ کی عجیب و غریب شان پر۔

کیا یہ ایک عجیب اور دل کو تھام لینے والی حقیقت نہیں کہ جب دوسرے ہمیں چھوڑ دیتے اور ترک کر دیتے ہیں تو خدا کبھی ایسا نہیں کرتا؟ اپنی فدیہ یافتہ قوم کے ہر ایک فرد سے وہ فرماتا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ انسان کتنی ہی بار دغا بازی کرتا ہے، اور اُن کو چھوڑ دیتا ہے جنہیں وہ اپنے دوست کہلاتا ہے، خاص کر جب وہ غربت میں گر پڑتے ہیں۔ بائیں! ان ظالمانہ ترک کرنے کے کیسے سانحے ہیں! خدا کرے کہ تم کبھی انہیں نہ جانو۔

یہ نام نہاد دوست اپنے رفیق کو اُس وقت پہچانتے تھے جب اُن کا سیاہ لباس نیا تھا، مگر اب جب وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا ہے تو اُن کی نگاہیں کیسی دھندلا گئی ہیں۔ جب وہ ہفتہ میں ایک بار اُن کی ضیافت میں شریک ہوتے اور اُن کی دستر خوان کی کشادگی سے فیضیاب ہوتے تھے تو انہیں خوب جانتے تھے، مگر اب جب وہ اُن کے در پر دستک دیتے اور ضرورت میں مدد کے خواستگار ہوتے ہیں، تو وہ پہچاننے سے انکار کرتے ہیں۔

حالات بدل گئے، اور جو دوست کبھی عزیز رکھے گئے تھے، اب فراموش کر دیے گئے ہیں۔ بلکہ وہ شخص اپنے آپ پر ترس کھانے لگتا ہے کہ کیسے وہ ایسا بدنصیب ہوا کہ اُس کا دوست زوال پذیر ہوا؛ اور اپنے دوست پر ترس کھانے کی بجائے، اپنی ہی حالت پر ماتم کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں واقعات میں یہی دیکھا گیا کہ جیسے ہی سونا ختم ہوا، ویسے ہی جھوٹا پیار بھی جاتا رہا؛ اور جب مکان عالی شان سے جھونپڑی میں بدلا، تو وہ دوستی جو ہمیشہ رہنے کا وعدہ کرتی تھی، اچانک ناپید ہو گئی۔

مگر، اے بھائیو، خدا ہمیں کبھی غربت کی وجہ سے نہیں چھوڑے گا، خواہ ہم کس قدر پست حالت میں کیوں نہ آ جائیں۔ اُس کا یہ کلام ہمیشہ قائم ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ تمہاری میز کتنی ہی خالی کیوں نہ ہو، تمہیں دیانتداری سے سب کے سامنے روزی مہیا کرنے کے لیے کتنی ہی مشقت کیوں نہ کرنی پڑے، تمہیں بار بار یہ سوچنا پڑے کہ موجودہ مشکل سے کیسے نجات پاؤ گے—مگر جب سب دوست پیٹھ پھیر لیں، جب جان پہچان والے خزاں کے پتوں کی مانند گر جائیں، تب بھی وہ کہتا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اُس کی سخاوت کے سایہ تلے تم پناہ پاؤ گے؛ جب سب کے ہاتھ بند ہو جائیں گے تو اُس کے ہاتھ محبت اور شفقت میں پھیلتے ہی رہیں گے تاکہ محتاج کی جان کو سہارا اور رہائی دیں۔

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب لوگ کسی عارضی رسوائی میں پڑ جاتے ہیں تو سب دوست اُن سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر قصور وار نہ بھی ہوں، بلکہ شاید حق ہی پر ہوں، مگر عوامی رائے اُن کے خلاف ہو جاتی ہے یا بہتان اُن پر باندھا جاتا ہے، اور پھر سب انہیں بھول جاتے ہیں۔ وہ انہیں پہچاننے سے انکار کرتے ہیں، اور دنیا جب انہیں سرد شانہ دیتی ہے تو دوست بھی ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ پرانا مقولہ، ”جو پیچھے رہ جائے اُسے شیطان لے جائے،“ گویا یہی اصول دنیاوی دوستی کا ہے جب کوئی رسوا دکھائی دیتا ہے۔ سب بھاگ کھڑے ہوتے ہیں، یہ دیکھنے کے لیے کہ پہلے کون پیٹھ موڑتا ہے، اس خوف سے کہ کہیں اُن کی رسوائی میں شریک نہ ٹھہریں۔

لیکن ہمارے خدا کے ساتھ ایسا کبھی نہیں۔ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ تم قیدخانے میں ڈالے جاؤ، جیسے پولس اور سیلاس ڈالے گئے، تو بھی وہ تمہیں ادھی رات کو گانے پر مجبور کرے گا۔ تمہیں بیڑیوں میں باندھا جائے، تب بھی وہ تمہیں بڑی خوشی بخشے گا۔ تم آگ کے تنور میں ڈالے جاؤ، تو وہ تمہارے ساتھ اُس آگ میں چلے گا۔ تمہیں اس قدر رسوا کیا جائے کہ لوگ تمہارے ساتھ وہی کریں جو خدا کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ کیا، یعنی صلیب پر ذلت سے لٹکایا اور موت دی، تو بھی تم کبھی نہ کہو گے، ”تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ تمہارے اقا نے یہ اس لیے کہا کہ وہ تمہارا گناہ اٹھائے ہوئے تھا؛ مگر تمہیں کبھی یہ کہنے کی حاجت نہ ہوگی، کیونکہ تمہارا گناہ ہمیشہ کے لیے مٹ گیا ہے، اور یہو وہ تمہاری رسوائی کے ہر لمحہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوگا۔

اور سنو، اُس بڑے باپ کے خاندان میں کوئی بچہ اُس کے دل کو زیادہ عزیز نہیں ہوتا جتنا وہ جو اُس کے نام کی خاطر ذلت اور تحقیر سہتا ہے۔ وہ انہیں سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہے جب وہ اُس کے لیے ملامت اٹھاتے ہیں۔ یہ اُس کے دل کے سب سے نزدیک ہیں، اور وہ انہیں حکم دیتا ہے کہ خوشی کرو اور نہایت مسرور رہو، کیونکہ اگر تم اُس کے نام کے لیے یہ سب کچھ سہو اور برداشت کرو، تو آسمان میں تمہارا اجر بڑا ہوگا۔ وہ کہتا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا، اے میرے ستائے ہوئے، میں تیرے دل کو ایسی خوشی سے بھر دوں گا کہ تو ساری ذلت بھول جائے گا۔ میں فرشتہ بھیجوں گا کہ تیری خدمت کرے، بلکہ میں ”خود تیرے ساتھ رہوں گا، اور تو میری نجات میں شادمان ہوگا، اگرچہ تیرے چاروں طرف شور و غل اور لڑائی برپا ہو۔“

مبارک ہو خدا کا نام، کہ لوگوں کی ساری رسوائی اور تھوک ہمارے خدا کو ہم سے جدا نہیں کر سکتے، کیونکہ ”اُس نے فرمایا ہے، میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ افسوس! انسانی فطرت کی کمزوری پر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کتنے ہی لوگ اُس وقت چھوڑ دیے گئے جب وہ دوسروں کی خوشی اور آرام کا وسیلہ نہ رہے، حالانکہ جب وہ اُن کے فائدے کے باعث عزیز تھے، تب وہ انہیں سراہتے تھے۔ کچھ کو تو ایسے پھینک دیا جاتا ہے جیسے پرانا ٹوٹا پھوٹا سامان جس کا کوئی مصرف باقی نہ رہا ہو۔

یقین جانو، جب تک لوگ ہم سے کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، وہ ہمیں نہیں چھوڑیں گے؛ مگر جب کچھ حاصل کرنے کو باقی نہ رہا، جب غریب عورت اتنی ضعیف ہو گئی کہ بستر سے کرسی تک بھی نہ جا سکے، جب کوئی شخص حادثے یا کمزوری کے باعث زندگی کی دوڑ میں شامل نہ رہ سکے، تو وہ نپولین کی فوج کے سپاہی کی مانند ہو جاتا ہے جو قافلے سے گر پڑتا ہے کہ مر جائے؛ ہزاروں یا تو اُس پر سے گزر جاتے ہیں یا اگر تھوڑے نرم دل ہوں تو اُس کے کنارے سے گزر جاتے ہیں، مگر رک کر اُس کی خبر لینے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

کتنی ہی بار لا علاج لوگ چھوڑ دیے جاتے اور اکیلے رہ جاتے ہیں! مگر اُس نے فرمایا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اگر ہم اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ خدا کی کلیسیا کی خدمت ایک لفظ تک سے نہ کر سکیں، اگر ہم اتنے بیمار ہو جائیں کہ اپنے گھر والوں کے لیے بوجھ بن جائیں جو ہماری تیمارداری کرتے ہیں؛ اگر ہم اتنے کمزور ہو جائیں کہ ہاتھ کو منہ تک نہ اُٹھا سکیں، تب بھی یہو وہ کی ازلی محبت ایک ذرہ بھی کم نہ ہوگی اُن جانوں کی طرف جنہیں اُس نے ازل سے چاہا ہے۔

تمہاری حالت جتنی بھی پست ہو، تم پاؤ گے کہ خدا کی محبت ہمیشہ تمہارے سنبھالنے کو موجود ہے۔ تم جتنے بھی کمزور ہو، اُس کی قوت ہمیشہ کے بازوؤں میں ظاہر ہوگی جو تمہیں بربادی میں گرنے نہ دیں گے۔ یہ، پس، نہایت قیمتی آیت ہے۔ دوسرے ہمیں چھوڑ سکتے ہیں، ہزاروں اسباب کے باعث جنہیں یہاں بیان کرنا ممکن نہیں؛ مگر اُس نے فرمایا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ پس باقی سب جانے دو۔ اگر یہو وہ خداوند ہمارے دنبے ہاتھ کھڑا ہے تو ہم سب دوستوں کی پیٹھ دیکھنے کے متحمل ہو سکتے ہیں، کیونکہ ہمیں تثلیث اقدس میں ایسے دوست کافی ملتے ہیں جن کی خدمت کرنا ہمارا فخر ہے۔

اور پھر، یہ وعدہ نہایت عجیب ہے جب ہم اپنی روش خدا کے ساتھ یاد کریں۔ ”اُس نے فرمایا ہے، میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اور کیا ہم نے بھی اکثر ایسا ہی وعدہ نہ کیا تھا؟ ہم پطرس کی مانند تھے، ہمیں یقین تھا کہ ہم اپنے نجات دہندہ کو محبت کرتے ہیں، اور کبھی نہ سمجھا تھا کہ ہم اتنے بے وفا ہو سکتے ہیں کہ اُسے چھوڑ دیں۔ ہم تو کسی آزمائش کے آرزو مند تھے تاکہ ثابت کریں کہ ہم کتنا سچے ہیں۔ ہمیں دوسرے ایمان داروں پر غصہ آتا تھا کہ وہ کیوں اتنے کمزور نکلے۔ ہم اپنے دل میں کہتے تھے کہ ہم ایسا ہرگز نہ کریں گے، بلکہ ہر طرح کے دباؤ کے نیچے ثابت قدم رہیں گے۔

مگر، بھائیو، ہمارا کیا انجام ہوا؟ ذرا اپنی یادداشتوں کو جھانکو۔ کیا اُس مرغ نے جو پطرس پر الزام لایا تھا، تم پر کبھی الزام نہ لگایا؟ کیا تم نے کبھی اپنے خداوند اور آقا سے انکار نہ کیا، اور آخرکار اُس کی تنبیہ کی آواز سن کر کڑوی آنسو بہاتے ہوئے باہر نہ نکلے کہ تم نے اُسے بھلا دیا، جس سے تم نے نہایت سنجیدگی سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی نہ چھوڑو گے؟ ہائے ہاں! مجھے ڈر ہے کہ ہم میں سے اکثر نے بار بار کہا، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ مگر کسی طعنہ، کسی تمسخر، یا کسی سخت آزمائش میں ہم افرائیم کے فرزندوں کی مانند نکلے، جو باوجود اسلحہ اور کمان کے، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر گئے۔

اگر زبان نے کبھی مسیح کا انکار نہ کیا ہو، کیا دل نے کبھی نہ کیا؟ اگر ہونٹ خاموش رہے، کیا کبھی دل پرانی مصر کی ہانڈیوں کی طرف نہ لوٹا اور کہا، ”میں پھر وہیں تسلی پاؤں جہاں پہلے پاتا تھا، اپنے پرانے رفیقوں کے ساتھ اور پرانی راہوں میں؟“ ہائے! جب تم اس پر سوچو کہ تم نے اپنے خداوند کے ساتھ کیسی بے وفائی کی، تب یہ کلام جگمگاتا کھڑا رہے، ”اُس نے فرمایا ہے، میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اگرچہ تم نے اُسے اکثر بھلایا، اُس کی شفقت کبھی نہ بدلی۔ اگرچہ تم متزلزل رہے، وہ ثابت رہا۔ اگرچہ تم نے کبھی اُس پر ایمان نہ رکھا، تو بھی وہ وفادار رہا۔ اُس کے نام کو جلال ہو

پھر دیکھیے، یہ وعدہ کس قدر عجیب ہے، اگر ہم غور کریں کہ یہ کس طرح اُس سب اعتراضات کو کالعدم کر دیتا ہے جو محض سخت اور کڑی عدالت کی نگاہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے، ”یقیناً خدا کا فرزند ترک کیا جا سکتا ہے، وہ اس قدر خدا کے خلاف گناہ کر سکتا ہے کہ اُسے بالکل اپنے حال پر چھوڑ دینا ہی عدل ہو گا۔“ اب، میں یہ تسلیم کرنے میں آزاد ہوں کہ خدا کا فرزند ایسا کر سکتا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سب خدا کے فرزند ایسا کرتے ہیں؛ اور اگر خدا اپنی شریعت کے سخت اصول پر عمل کرتا اور اپنے فرزندوں کو اُسی وقت چھوڑ دیتا جب وہ توبہ کے بعد بھی گناہ کرتے، تو وہ بالکل عادل ہوتا، کیونکہ توبہ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ گناہ کرتے ہیں، اور وہ گناہ خدا کے خلاف خاص قسم کی بغاوت ہے۔ پس اگر وہ انہیں رد کر دیتا تو بھی عادل ہی رہتا۔

مگر جو حقیقت میں قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ وعدہ اس باب میں کچھ بھی شرط یا قید نہیں لگاتا، نہ کسی درجے میں، نہ کسی حال میں۔ یہ نہیں کہتا، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا، بشرطیکہ—“ جیسا کہ بعض بھائی کہتے ہیں —”اگر تو مجھے نہ چھوڑے۔“ نہ ہی یہ کہتا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا، بشرطیکہ تو یہ کرے یا وہ کرے۔“ نہیں! یہ ایک مطلق وعدہ ہے، جس میں کوئی احتمال نہیں، نہ اگر، نہ مگر، نہ شرط، نہ عہد۔ یہ صاف اور کامل ہے: ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

جو کوئی یسوع پر ایمان لاتا ہے، وہ کبھی خدا کی طرف سے اتنا ترک نہ کیا جائے گا کہ آخر کار فضل سے گر جائے۔ وہ کبھی اس قدر تنہا نہ چھوڑا جائے گا کہ اپنے خدا کو چھوڑ دے؛ کیونکہ اُس کا خدا اُسے کبھی اس حال تک نہ جانے دے گا کہ وہ اپنی اُمید، اپنے اعتماد، اپنے پیار یا اپنے بھروسے کو ترک کرے۔ خداوند، بلکہ ہمارا اپنا خدا، ہمیں اپنی قوی دہنی دست سے تھامتا ہے، اور ہم جنیش نہ کھائیں گے۔ بلکہ اگر ہم گناہ بھی کریں—کیا میٹھی تسلی ہے!—”اگر کوئی گناہ کرے تو ہمارے پاس ایک شفیع ہے، یعنی عادل یسوع مسیح باپ کے پاس۔“ ہمارے سب گناہوں اور بدکاریوں کے اوپر یہ وعدہ نقرئی گھنٹی کی مانند بجتا ہے: ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

اب، کچھ ایسے ہیں جو اس وعدہ کو عیاشی کا بہانہ بنا لیتے ہیں اور گناہ میں پڑ جاتے ہیں؛ مگر ایسا کرتے ہوئے وہ ثابت کر دیتے ہیں کہ وہ خدا کے فرزند نہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہیں حقیقت کی کچھ خبر ہی نہیں۔ کیونکہ جو حقیقی خدا کا فرزند ہے، جب وہ ایک غیر مشروط وعدہ پاتا ہے، تو وہ اُس سے پاکیزگی کو پاتا ہے۔ وہ شکرگزاری سے متحرک ہو کر کسی شرط، کسی کوڑے، کسی ڈر اور دھمکی کی حاجت نہیں رکھتا کہ وہ درست کام کرے۔ وہ محبت کے وسیلہ سے حکمرانی پاتا ہے، خوف کے وسیلہ سے نہیں؛ ایک مقدس شکرگزاری کے وسیلہ سے جو مقدس اطاعت کا اس قدر قوی رشتہ ہے کہ اُس سے بڑھ کر کوئی ایجاد نہ ہو سکتی۔

پس خدا کے فرزند کے لیے یہ جاننا کہ خدا اُسے کبھی نہ چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا، کبھی اُس کے دل میں گناہ میں غوطہ لگانے کا خیال پیدا نہیں کرتا۔ وہ تو ایک خوفناک درندہ ہوتا اگر ایسا سوچتا۔ بلکہ وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے اور کہتا ہے —خدا نے جس سے محبت کی، میں بھی اُسی کے لیے“
پھر محبت کی آگ میں جلتا ہوں؛
جس نے مجھے ازل سے چن لیا،
”میں بھی اُسے پھر چنتا ہوں۔“

سو غور کرو، یہ وعدہ کتنا حیران کن ہے—انسان کے طریقوں کے خلاف، ہماری اپنی روش کے خلاف، بالکل مطلق اور غیر مشروط—یہ واقعی تعجب کی بات ہے کہ ایسا کلام ہمیشہ کے لیے لکھا ہوا ہے: ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

میں اس حصے کو ختم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایسے وعدے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خدا کے فرزند کے ہر اُس خیال کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے جو اُسے دلگیر کرنے کی کوشش کرے۔ تم کہتے ہو کہ آج کل تم ویسے محسوس نہیں کرتے جیسے پہلے کیا کرتے تھے؛ تم میں پہلے جیسی گرمی اور جوش نہیں رہا خدا کی راہوں میں۔

جب ایک مومن ایسی حالت میں ہوتا ہے تو اُس کے دل میں یہ خیال ڈالا جاتا ہے کہ شاید وہ مومن ہی نہیں رہا، بلکہ اُسے پھر مصر کو لوٹنا ہوگا تاکہ انجیل کی آزادی حاصل کرے۔ ہائے! کیا بیوقوفی ہے۔ مگر یہ وعدہ اُس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے، ”خدا نے تجھے نہ چھوڑا ہے اور نہ ترک کیا ہے،“ خواہ تیرے خیالات اور احساسات کی موجودہ حالت جیسی بھی ہو، خواہ تو کتنا ہی پست کیوں نہ گر گیا ہو؛ ازلٰی خدا اب بھی وفادار ہے، اُس نے تجھے نہیں بھلایا۔ اب اُسی کے پاس جا، اُس سے تازگی اور نئی جان مانگ، وہ یقیناً تجھے بخشے گا۔

ضمیر شاید آج کسی خدا کے فرزند سے کہے—بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ کہے—”آج کاروبار میں بہت کچھ ایسا ہوا جو جیسا ہونا چاہیے ویسا نہ تھا، اور جب تو دن پر نگاہ ڈالے گا تو افسوس کے کئی اسباب دیکھے گا؛“ اور پھر ضمیر یہ بھی کہے گا، ”پس خدا تجھے چھوڑ دے گا۔“

مگر اگر تو اس کو مان لے، تو کل آج سے بھی بدتر گزرے گا، اور پرسوں اُس سے بھی بدتر۔ لیکن اگر تو جواب دے، ”نہیں، اُس نے فرمایا ہے،“ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا،“ اور اگر تو بچے کی مانند اعتماد کے ساتھ خدا کے پاس جا کر دن کے گناہوں کو اقرار کرے، اور پھر سے شروع کرے، ایک بار پھر اُس قیمتی چشمہ میں دھوئے جس میں عمانوئیل کا خون بہایا گیا ہے، تو کل ایک بہتر دن ہوگا۔ خداوند کی خوشی تیرا زور ہوگی گناہ کے مقابلے میں، اور اپنے باپ کی غیر متبدل محبت پر بھروسہ تجھے جوش دے گا کہ اپنے وسوسوں کو روند ڈالے۔

شاید ابلیس آج شب تیرے دل میں یہ وسوسے ڈال رہا ہو کہ خدا نے تجھے کلی طور پر چھوڑ دیا ہے، اور اب وہ تجھ پر فضل نہ کرے گا، اور اس قسم کے جھوٹے خیالات۔ مگر اُس نے فرمایا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اگر تو اس کو تھام لے تو یہ تیرے خوف کے سب وسوسوں اور جہنم کی طاقت کے سب فریبوں کا جواب کافی ہے۔

نہیں، اے شیطان! میں اپنے آپ کو یسوع کے قیمتی خون پر ڈال دوں گا؛ اگر خدا میری سب ملکیت چھین لے تو بھی اُس نے مجھے نہ چھوڑا ہے اور نہ ترک کیا ہے۔ مجھے اس کا یقین ہے۔ اگر میرا دل اتنا نیچے گر جائے کہ میں اوپر نگاہ نہ اٹھا سکوں، تب بھی اُس نے فرمایا ہے کہ اُس نے مجھے نہ چھوڑا ہے اور نہ چھوڑے گا۔ اگر میرے گناہ سمندر کی بڑی موج کی مانند مجھ پر لپکیں، اور میرا ضمیر مجھ پر فریاد کرے، اور مجھے کوئی آرام اور سکون نہ ملے، تب بھی میں یسوع کو تھامے رہوں گا، ڈوبوں یا تیر جاؤں، کیونکہ اُس نے فرمایا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا؛“ اور خدا سچا ٹھہرے، خواہ ہر آدمی اور ہر شیطان اور میرا اپنا ضمیر بھی جھوٹا ہی کیوں نہ نکلے، مگر خدا کا کلام کبھی شک میں نہ پڑے۔

—اب ہم بڑھتے ہیں غور کرنے کو

II

۔ اُس تسلی عجیب پر جو اس وعدہ میں مضمر ہے۔

دیکھو، یہ کس قدر لبریز ہے! میں سب سے پہلے اس کی ثبات کو نوٹ کرتا ہوں۔ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ یعنی نہ ایک دن کے لیے، نہ ایک گھڑی کے لیے، نہ ایک لمحہ کے لیے۔ الہی محبت میں کوئی فاصلہ نہیں۔ خدا اپنے لوگوں کو چھوڑ کر پھر کسی وقت اُن کے پاس واپس نہیں آتا، بلکہ وہ یہ یقین دہانی کراتا ہے: ”میں تجھے کبھی، ہرگز کبھی نہ چھوڑوں گا۔“

شاید تیرا وہ عزیز بچہ جو بیمار پڑ رہا ہے، جلد مر جائے، تو بھی جب وہ تجھ سے لیا جائے گا خدا تجھے نہ چھوڑے گا۔ ممکن ہے تیرا وہ پیارا، تیرا دل خوش کرنے والا اور تیرا سہارا، یعنی تیرا شوہر بیمار ہو جائے، اور تجھ پر بڑا صدمہ آئے، تو بھی وہ ”فرماتا ہے،“ میں تجھے کبھی نہ چھوڑوں گا، اُس وقت بھی نہیں، بلکہ تُو میرے حضور کی قوت اور تسلی کو آزما لے گا۔

شاید، اے تاجر! تیرا وہ بڑا کاروباری منصوبہ، وہ عظیم سودا نقصان دہ نکلے، وہ ہل بے عزتی ہو جائے، اور تُو اپنی کسی تقصیر کے بغیر دیوالیہ ہو جائے، تو بھی، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ ہاں، شاید تجھے پردیس جانا پڑے، اپنا وطن چھوڑنا تجھ پر بھاری ہو، مگر اُس وقت بھی، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ شاید تجھے اس قدر غلط پیش کیا جائے کہ تیرے سب سے پیارے دوست بھی تجھ پر شبہ کریں، بلکہ تجھے کلیسیا سے بھی خارج کر دیا جائے، بے خطائی کے باوجود، تو بھی، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا، ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں۔“

اے بھائیو! سوچو، اگر خدا ہمیں ایک پاؤ گھنٹہ کے لیے بھی چھوڑ دے تو کیا نتیجہ ہوگا؟ میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر خدا اپنے لوگوں کو صرف بیس منٹ کے لیے بھی اُن کی دعا کے گھنٹوں پر چھوڑ دے، تو وہ جہنم کی گہرائیوں میں جا گریں، مگر وہ انہیں وہاں بھی نہ چھوڑے گا۔ اور اگر گھنٹوں پر چھوڑنا خطرناک ہوتا، تو پھر بازار میں، کاروبار میں، دشمنوں کے بیچ جو اُن کے کلام اور عمل میں پھنسانے کی تاک میں ہیں، کتنا زیادہ خطرناک ہوتا! لیکن وہ اپنے لوگوں کو ایک پل کے لیے بھی نہ چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا۔ وہ ہر وقت، ہر گھڑی، ہر موسم، ہر ضرورت کے دن اُن کے دہنے ہاتھ پر ہوگا، اور وہ جنبش نہ کھائیں گے۔

میں وعدہ میں ثبات کے ساتھ ساتھ اس کی پائیداری بھی دیکھتا ہوں۔ جس طرح خدا کی محبت میں کوئی ٹوٹ نہیں، اسی طرح اس کا کوئی انجام بھی نہیں۔ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ ہاں، بہت بڑھاپے کو پہنچنا شاید پسندیدہ نہ ہو، جب کمزوریاں بڑھ جائیں اور سب طاقت فنا ہو جائے، لیکن اگر تُو وہاں تک پہنچے، تو بھی، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ اور آخری سانس لینا، خدا کے تخت کے سامنے سے گزرنا واقعی ایک سخت لمحہ ہے، مگر وہاں بھی، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

کبھی ایسا وقت نہ آئے گا کہ خدا اپنے کسی کو رد کرے۔ وہ اُن سے کبھی نہ اکتا جائے گا۔ اُس نے اُنہیں اپنے ساتھ بیاہ لیا ہے، ازلی عہد میں باندھ لیا ہے؛ چاہے زمانے بدلتے جائیں، چاہے وقت گردش کرتا رہے، خدا اپنے لوگوں کو کبھی نہ چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا۔ پس اپنے آپ کو تسلی دو، نہ صرف اس محبت کی ثبات سے بلکہ اُس کی پائیداری سے بھی۔

مگر سب سے زیادہ دل خوش کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ وعدہ لبریز ہے۔ یہ عبارت اپنے ربط سے کہیں زیادہ کہتی ہے۔ ہمیں حرص سے منع کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ خدا نے کہا ہے کہ وہ ہمیں کبھی نہ چھوڑے گا۔ اگر ہمارے پاس وہ ہے تو ہمارے پاس سب کچھ ہے۔ جو سب کچھ رکھتا ہے اور جس کا خدا اُس کا ہے، اُسے حرص کی کیا ضرورت ہے؟ ہمیں قناعت کرنے کو کہا گیا

ہے، آئندہ کے لیے ذخیروں کی فکر نہ کرنے کو کہا گیا ہے، کیونکہ خدا نے آئندہ کا بندوبست اسی وعدہ میں کر دیا ہے: ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ خدا اپنے خادموں کو ضمانت دیتا ہے کہ اُن کے لیے کافی ہوگا۔ سو یہ ضمانت حرص اور بے قناعتی دونوں کو دور کرے۔

یہ وعدہ دنیوی چیزوں پر کس طرح لاگو ہوتا ہے؟ بظاہر تو یہ نظر نہیں آتا کہ اس کا تعلق روزمرہ کے خرچوں سے ہے، لیکن عبارت بتاتی ہے کہ ہے؛ کیونکہ ہمیں حرص سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس پر قناعت کرو۔ پس یہ وعدہ عام مزدور پر بھی لاگو ہوتا ہے، تاجر پر بھی، ہر مسیحی پر بھی، اُس کے مالی معاملات میں بھی اور اُس کی ”روحانی حالت میں بھی۔“ میں ان میں بھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔

وہ جو ایک گوریا کو بھی اُس کی اجازت کے بغیر زمین پر گرنے نہیں دیتا، اپنے فرزندوں کو کبھی محتاج نہ ہونے دے گا۔ اگر کبھی کچھ دیر کے لیے تنگی ہو تو وہ اُن کی ابدی بھلائی کے لیے ہوگی، مگر وہ زمین پر سکونت کریں گے اور یقیناً انہیں رزق ملے گا۔ اس وعدہ میں پائی جانے والی لبریزی بے حد و حساب ہے۔ جب خدا فرماتا ہے کہ میں اپنے خادموں کے ساتھ ہوں گا، اُس کا مطلب یہ ہے: ”میری حکمت انہیں راہ دکھانے کو ہوگی، میری محبت انہیں دل خوش کرنے کو ہوگی، میری روح انہیں تقدیس کرنے کو ہوگی، میری قدرت انہیں بچانے کو ہوگی، میری ازلی قوت اُن کی طرف سے ظاہر ہوگی تاکہ وہ نہ ہاریں اور نہ ”مایوس ہوں۔“

اگر خدا تیرے ساتھ ہے تو یہ دس ہزار لشکروں سے بہتر ہے۔ دوستوں کا ایک بڑا جم غفیر بھی اُس ایک نام، یہوہ، کے برابر نہیں، کیونکہ وہ خود ایک لشکر ہے۔ جب خدا انسان کے ساتھ ہے تو وہ سویا ہوا نہیں ہوتا، نہ غافل، نہ بے پرواہ، نہ اُس کے دکھ کے وقت بے نیاز، بلکہ وہ نہایت ہمدردی سے شریک ہوتا ہے، بوجھ اٹھاتا ہے، مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے اور اپنے وقت پر — اپنے ہی اچھے وقت پر — اسے فتح کے ساتھ چھڑاتا ہے۔ ہائے! کتنا قیمتی کلام تسلی ہے یہ وعدہ! اس میں ڈوب جا، کیونکہ یہ ”ایک بے کنارہ سمندر ہے:“ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔

اس سے بڑھ کر، شاید، اس وعدہ کی سب سے بڑی خوبی اُس کی یقین دہانی ہے۔ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا،“ خدا کے مقدسوں نے ہر دور میں اس کو سچا پایا ہے۔ اپنی بائبل کے اوراق پر نظر ڈال، دیکھ کیا کبھی کوئی شرمندہ ہوا جس نے مسیح پر توکل کیا؟ کیا وہ جو اُس نادیدنی خدا سے کشتی لڑا، کبھی رسوا ہوا؟ کیا خدا نے اپنے لوگوں کو ہر خطرے میں نہیں سنبھالا؟ کیا اُس نے بادشاہوں کی گردنیں نہیں توڑیں، سلطنتوں کو بھوسے کی طرح ہوا میں نہیں بکھیر دیا، محض اس لیے کہ اُس کے وفاداروں میں سے ایک بھی ہلاک نہ ہو؟

یہ سب کچھ تیرے اپنے تجربہ میں بھی ہوا ہے۔ تو نے بھی اس کلام کو سچا پایا ہے۔ تو آگ اور پانی سے گزرا، مگر اُس نے تجھے کبھی نہ چھوڑا اور نہ ترک کیا۔ تیرا جہاز بمشکل پانی پر تیرتا رہا، قریب تھا کہ ریت پر رگڑ کھا جائے، مگر پھر بھی وہ تیرتا رہا۔ شاید تو تباہ بھی ہوا، مگر پھر بھی سلامتی سے کنارہ پر پہنچ گیا۔ تُو کہتا ہے کہ تو نے بہت کچھ کھویا ہے، مگر حقیقت میں تُو نے اپنے نقصان سے بھی فائدہ اٹھایا ہے؛ اور جہاں آج تُو ہے، یہ ازلی رحمت اور عہد فضل کے باعث ہے۔ تُو کسی بہتر مقام پر نہ ہو سکتا جہاں خدا نے تجھے رکھا ہے۔ بھلائی اور رحمت تیری زندگی کے سب دنوں میں تیرے پیچھے چلتی رہی ہے، — اور تُو مجبور ہے کہ اس کا اقرار کرے اور کہے

”رحمت کے چشمے کبھی نہ تھمتے“

”بلند ترین حمد کے گیتوں کے مستحق ہیں۔“

پس اب مت ڈر کہ اس وقت خدا اپنی پچھلی تدبیر کو بدلنے والا ہے۔ اے کم ایمان، اپنے شبہات کو دور کر، اُن سیاہ وسوسوں کو جھٹک دے۔ وہ خدا ہے جو بدلتا نہیں، اور جس نے اب تک تیری مدد کی ہے، وہ آخر تک کرے گا۔ یہ کتنا سچا ہونا چاہیے! ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“ خدا کیسے اُس چیز کو چھوڑ سکتا ہے جس کی قیمت اُس نے اتنی ادا کی ہے؟ اُس نے اپنے بیٹے کا خون دیا تاکہ ہمیں فدیہ دے، اپنے روح کی قدرت دی تاکہ ہمیں نیا کرے؛ اگر وہ اب اُس کام کو ادھورا چھوڑ دے جو اُس نے شروع کیا، تو گویا اُس نے ایک مینار کی بنیاد ڈالی ہے اور اُسے مکمل نہ کر سکا! جس نے ایک منصوبہ پر بہت خرچ کیا، وہ اُسے مکمل کرنے کے لیے اور زیادہ خرچ کرے گا کیونکہ پہلے ہی اتنا لگا چکا ہے۔

اب خدا مسیح کے کام اور اپنے بیٹے کے قیمتی خون کو ضائع نہ ہونے دے گا، بلکہ جس کا آغاز کیا، اُسے انجام تک پہنچائے گا۔ پھر اس کے علاوہ، خدا اپنے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا، کیونکہ وہ انہیں اپنی اولاد کہتا ہے۔ وہ اپنے بچے کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ ”کیا کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول سکتی ہے، کہ وہ اپنی رحم کی اولاد پر ترس نہ کھائے؟ ہاں، وہ بھول سکتی ہے، پر میں تجھے نہ بھولوں گا۔“ یہاں تک کہ جب بیٹا اپنے باپ کے نام کو بدنام کرے اور اپنی عزت کھو دے، تب بھی اُس باپ کی محبت قائم رہتی ہے، اور وہ بچے کے پیچھے روتا پھرتا ہے، مگر وفاداری اور سچائی کے ساتھ اُسے پیار کرتا رہتا ہے۔ پس خدا بھی اپنی اُن اولاد کو نہ چھوڑے گا جنہیں اُس نے یسوع مسیح کے جی اٹھانے کے وسیلہ سے زندہ امید کے لیے پھر سے جنم دیا ہے۔

اے عزیزو! مسیح نے اپنی امت سے بیاہ کر لیا ہے، پھر وہ انہیں کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ وہ کہتا ہے، ”جیسے دلہن پر دولہا خوش ہوتا ہے ویسے ہی تیرا خدا تجھ پر خوش ہوگا۔“ تو پھر کیا وہ انہیں چھوڑ سکتا ہے جن کے ساتھ وہ اس قدر قریبی، عزیز، نازک اور محبت بھرے رشتہ میں بندھا ہے؟ ہرگز نہیں! ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

اب غور کر، اگر وہ اپنے لوگوں کو چھوڑ دے، تو کیا ہوگا؟ یہ گویا اُس پورے جھگڑے کو شیطان کے حوالے کر دینا ہوگا۔ بھلائی اور بدی کے بیچ کی سب سے بڑی لڑائی اُس کے لوگوں کے دلوں میں ہو رہی ہے۔ اگر وہ انہیں چھوڑ دے تو گویا اُس نے میدان جنگ اپنے دشمن کے حوالے کر دیا۔ اور پھر جہنم کی غاروں میں کیسا قہقہہ ہوگا، شیطان کے ایوانوں میں کیسی تمسخر ہوگی، اگر کہا جائے: ”خدا نے اپنے لوگوں کو چھوڑ دیا، اپنے برگزیدوں کو ترک کر دیا، اپنے فدیہ یافتہ کو ہلاک ہونے دیا، اپنے نو مولود کو رد کر دیا، اُن جانوں کو جنہوں نے اُس پر بھروسہ کیا چھوڑ دیا!“ اس کا سوچنا بھی کفر ہے۔ ہم سے بہت ”دور رہے یہ خیال۔“ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔

میں اس وعدہ پر مزید نہ پھیلوں گا، اور ضرورت بھی نہیں؛ کیونکہ یہ خود کہتا ہے، بلکہ خدا کا رُوح القدس تجھ پر اسے کھول دے گا اگر تُو اپنی کوٹھری میں بیٹھ کر اُس پر غور کرے۔ مجھے کوئی عبارت اتنی دولت مند یا اتنی تسلی بخش معلوم نہیں۔ یہ ایک لمبی ڈور ہے حقائق کی، اسے کھولتا جا۔ یہ ایک قیمتی غلہ خانہ ہے، جسے یوسف نے مصر کے غلہ خانوں کی طرح بھر دیا، اس کا دروازہ کھول اور دل بھر کے کھا، ختم ہونے کا ڈر نہ رکھ۔ ”کیونکہ اس نے کہا ہے، میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔“

—اب، اس وعدہ کے بارے میں تیسری بات یہ ہے

III

- وہ عجیب اثرات جو ایسا وعدہ پیدا کرنا چاہیے۔

یقیناً ایسے جلالی وعدہ کا پہلا مبارک پہل کامل قناعت ہونا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ قناعت حاصل کرنا دشوار ہے۔ مگر مجھے کچھ ایسے بھائی جاننے کی مسرت ہے جو میں یقین رکھتا ہوں کہ بالکل قانع ہیں۔ وہ حتیٰ کہ یہ بھی کہتے ہیں—اور میں سمجھتا ہوں کہ بغیر کسی باطنی استثناء کے کہتے ہیں—کہ جہاں تک اس دنیوی زندگی کا تعلق ہے، ان کے دل میں کوئی خواہش یا آرزو باقی نہیں رہی۔ ان کے پاس وہ سب کچھ ہے جو دل چاہے۔ اور پھر بھی وہ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے نہیں، نہ ہی ان کے بیرونی حالات ایسے ہیں کہ لوگ ان پر رشک کریں، تو بھی وہ سراپا قناعت ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کا فضل اپنے لوگوں کو گیت گانے پر آمادہ کرتا ہے جہاں دوسرے لوگ شکایت کرتے ہیں۔ وہ مطمئن رہتے ہیں جہاں دوسرے لوگ ناشکری کی راہ پا لیتے ہیں۔ اور جب کسی شخص کو یہ علم ہو کہ خدا نے ہر حال اور ہر وقت میں ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے، تو اس کے لیے قناعت اختیار کرنا کس قدر آسان ہو جاتا ہے! اگر کوئی گلشن ہے، کوئی گرم خانہ ہے، جہاں قناعت کے اس نازک پودے کو کمال تک پرورش دی جا سکے، تو وہ یہی ایمان ہے کہ خواہ عزت یا ذلت، دولت یا فقر، صحت یا مرض میں ہو، خدا فرماتا ہے، ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا۔“ بے شک یہی سچا ہے جس نے بنیان کے زائر کو وادی فروتنی میں یہ گانے پر ابھارا

، جو جھکا ہے اُسے گرنے کا خوف نہیں

جو نیچا ہے اُس میں غرور نہیں؛

جو فروتن ہے اُس کا ہمیشہ

”خدا ہی رہنما ہوگا۔“

مسیحی یوں کہتا تھا کہ خواہ کم ہو یا زیادہ، وہ قانع ہے اور اپنا سب کچھ اپنے خدا کے سپرد کرتا ہے۔ اے میرے دوستو! میرے متن کو اپنے دلوں کی گہرائیوں میں بٹھاؤ، اور اسے گود کی چربی اور مغز کی مانند اپنے اندر سنبھالو، تو تم قانع ہو جاؤ گے۔

پھر یہ وعدہ تمہاری طمع کو بھی دُور کرے گا۔ وہ شخص جو جانتا ہے کہ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا،“ وہ ہمیشہ مال و متاع جمع کرنے کی بوس میں مبتلا نہیں رہے گا۔

یونانی فلاسفر نے سکندر سے کہا تھا، ”تو کب اپنی جان کو پورا سکون دے گا؟“ اور جب سکندر نے ایک کے بعد ایک ملک فتح کرنے کے منصوبے گنوائے اور آخر میں کہا کہ تب ہم خوشی کریں گے، تو اُس فلاسفر نے کہا، ”اچھا تو کیوں نہ ابھی سے ہی شروع کریں؟“ درحقیقت یہی بہتر ہے کہ ہم اسی درمیانی گزر بسر پر قناعت کریں جو خدا ہمیں عطا کرتا ہے۔ اسی پر خوش ہوں، خدا کا شکر بجا لائیں، اور اپنے آپ کو اُس کی خدمت کے لیے وقف کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ زیادہ کی تلاش میں ہم روحانی

طور پر مفلس ہو جائیں، اگرچہ مادی طور پر دولت مند ہو جائیں۔ ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا،“ یہ وعدہ حرص کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اور اے محبوبو! کیسا عظیم وعدہ ہے یہ جو انسان کو اپنے خدا پر پُر اعتماد کر دیتا ہے۔ اپنے کاموں میں، اپنی مصیبتوں میں، اپنی خدمتوں اور منصوبوں میں—یہی روح کی مضبوطی ہے! میں جانتا ہوں کہ کبھی کبھی مجھے بھی اسی وعدے پر گرنا پڑا ہے تاکہ دلی افسردگی سے بچ سکوں، اور اس میں تازگی پاؤں۔ شاید لوگ سمجھیں کہ جو ہمیشہ خدا کے وعدوں پر وعظ کرتے ہیں وہ کبھی دل شکستہ نہیں ہوتے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہم بھی اس راہ سے گزرتے ہیں تاکہ اُن کے ساتھ ہم دردی کر سکیں جو اسی وادی سے گزر رہے ہیں۔

جب میرے سامنے ایسے کام آ جاتے ہیں جو میری اپنی طاقت سے بڑھ کر ہوتے ہیں، تو مجھے اکثر اسی وعدے پر گرنا پڑتا ہے: ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا۔“ اگر مجھے لگے کہ یہ منصوبہ میرا اپنا ہے تو میں جان لیتا ہوں کہ یہ ڈھے جائے گا۔ مگر جب پاتا ہوں کہ خدا نے خود اسے مجھ پر ڈالا ہے، اور میں اپنی خواہش سے نہیں بلکہ اُس کے تقاضے سے چل رہا ہوں، تو پھر میرا خدا مجھے کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ وہ اپنے بندے کو جنگ میں بھیجے اور پھر تنہا چھوڑ دے—ایسا کیسے ممکن ہے؟ وہ داؤد نہیں ہے جس نے اوریاہ کو میدان کے آگے لگا کر تنہا چھوڑ دیا کہ وہ مارا جائے۔ نہیں، وہ اپنے بندوں کو کبھی آگے بڑھا کر تنہا نہیں چھوڑے گا۔

اے بھائیو اور بہنو! اگر خدا تمہیں کسی ایسے کام پر بھیج دے جو تمہارے بس سے باہر ہے، تو وہ تمہیں وہ قوت بھی دے گا جو اس کے لیے کافی ہو۔ اور اگر وہ تمہیں اور آگے بڑھاتا جائے اور تمہاری مشکلات بڑھ جائیں اور بوجھ بھاری ہو جائے، تو بھی ”جیسے تیرے دن ہوں گے ویسی ہی تیری قوت ہوگی۔“ اور تم سپاہیوں کے قدموں کی مانند آگے بڑھو گے، اُس روح کے ساتھ ”جو خدا کی قادر مطلق بازو پر بھروسہ کرتی ہے۔“ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا۔

پھر اس کا کیا خوف کہ دنیا سب تمہارے خلاف ہو جائے؟ اگر خدا تمہارے ساتھ ہے تو کون تمہارے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے؟ اگر زمین اور جہنم اور ان کے سب لشکر تمہارے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں، تب بھی خدا یعقوب کا تمہارے پیچھے کھڑا ہو، تو تم انہیں گیبوں کی مانند کوٹ ڈالو گے اور بھوسے کی مانند اڑاؤ گے۔ اے! اس وعدہ کو اپنی زبان کے نیچے میٹھے لقمہ کی مانند رکھو۔

کاش یہ وعدہ سب کا ہوتا! اے کاش کہ تم میں سے ہر ایک کا اس میں حصہ ہوتا! مگر افسوس، تم میں سے بعض نے کبھی یسوع کی پناہ نہیں لی۔ اے کہ تم ایسا کرو! جو کوئی اُس کے کفارہ بخش خون پر ایمان لاتا ہے، وہ نجات پاتا ہے۔ اُس بڑے فدیہ گزار پر نگاہ کرنا اور اُس پر اپنی نجات کے لیے بھروسہ رکھنا—یہی نجات ہے، اور پھر وہ سب وعدے بھی ملتے ہیں جو نجات پانے والوں کے ہیں۔

خدا اپنی بے پایاں رحمت سے تمہیں برکت دے، یسوع کے نام پر۔ آمین۔